بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقش آغاز

کفرانِ نعمت کا وبال

اللہ اکبر۔ ملک و قوم کی یہ غیر یقینی اضطراب انگیز حالت، غربت و افلاس مہنگائی اور بدحالی، باہمی جنگ و جدال، بے گناہ انسانوں کے خون کی ارزانی، یہ دھماکے، یہ ظلم و ستم، یہ قید و بند۔ الغرض چاروں طرف بربادی اور شر و فساد کا دور دورہ پوری قوم اعمال و افعال کی مکافاتی چکیوں میں پستی چلی جا رہی ہے۔ گویا اس بستی کی پوری تصویر ہمارے سامنے ہے جس کی مثال قرآنِ حکیم نے دی ہے جسے خدا نے ہر طرح کی عافیت، سکون، خوشحالی اور فارغ البالی سے نوازا مگر بستی والوں نے نہایت بے دردی سے اللہ تعالیٰ کی ساری نعمتوں کی ناشکری کی پھر خدا نے یکایک اس ساری آسودگی کو بدحالی اور بھوک و افلاس سے بدل دیا امن و عافیت کی جگہ خوف و اضطراب نے لے لی۔ فاذاقہا اللہ لباس الجوع والخوف۔

اس مثال کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ان سب لوگوں کو تنبیہہ فرمائی جو خدا کی نعمتوں کو خیر کی بجائے شر کا ذریعہ بنا کر خدا کی بستیوں کو امن و سکون کی بجائے انتشار و اضطراب سے بھر دیتے ہیں۔ خدائے بزرگ ایسے واقعات کا ذکر کر کے انہیں للکارتا ہے۔ کہ خدائے حی و قیوم اس پر قادر ہے کہ وہ دن کو ہنستے کھیلتے ہوئے اور راتوں کو میٹھی نیند سوتے ہوئے انہیں اپنے اعمال کا مزہ چکھا دے۔ افامنوا مکر اللہ ان یاتیھم باسنا ضحیً وھم یلعبون — افامنوا مکر اللہ ان یاتیھم باسنا بیاتاً وھم نائمون۔

پھر کیا اس بدنصیب ملک کے یہ آئے دن کے انقلابات اور تنبیہات قرآنِ کریم کی اس ابدی صداقت کی تائید مزید نہیں کر رہے۔ ملک کی شکست و ریخت پھر لاکھ سوا لاکھ افراد کا ہندو کے ہاتھوں قید و بند کے اسیر نے اس تذلیل کی یاد تازہ نہیں کی جو بخت نصر کے ہاتھوں یہود کو اٹھانی پڑی تھی۔ سیلابوں نے کیا طوفانِ نوح کا سماں نہیں باندھا اور قراقرم کے پہاڑوں کا ارتعاش تو ابھی ختم بھی نہیں ہوا۔ ان کوہستانی زلزلوں کے بعد بھی کسی باشعور قوم کو عاد و ثمود کی ہلاکت و بربادی